

## 45185- زکاۃ کی ادائیگی

### سوال

ایک خیراتی ادارہ اپنے ملازمین اور زیر کفالت طلباء کو زکاۃ قسطوں کی شکل میں دیتا ہے تخفیف القرآن ٹرست کے پاس صاحب حیثیت لوگوں کی طرف سے دی گئی زکاۃ کی رقم ہے، ٹرست اپنے ماتحت پڑھنے والے مستحق بچوں کو زکاۃ کی رقم و فتاویٰ تقسیم کرتا رہتا ہے، یا پھر سال بھر میں دوبارہ یہ جاتے ہیں۔ ٹرست کے کچھ ملازمین کی مالی حالت بہت نیگ ہے، ان کی تھوڑیں ضروریات زندگی پوری کرنے کیلئے ناکافی ہوتی ہیں، کچھ قرضوں تک دبے ہوئے ہیں، جس کی بنا پر ٹرست انہیں بھی زکاۃ کی میں سے رقم دیتا رہتا ہے، اور انہیں واضح کر دیا جاتا ہے کہ ملازمین کی گرفت ہوئی صورت حال کو مد نظر رکھتے ہوئے مستحق ملازمین کیلئے ماہانہ 1500 سے 2000 یاں مختص کر دیتے گئے ہیں، تو یا اب ماہانہ شکل میں اس طرح زکاۃ ملازمین کو دینا جائز ہے؟

### پسندیدہ جواب

اول:

زکاۃ ادا کرنے والوں کی نیابت کرتے ہوئے ٹرست زکاۃ کے مستحقین میں زکاۃ تقسیم کر سکتا ہے، ٹرست کی انتظامیہ کو اس پر اجر و ثواب ملے گا۔ ان شاء اللہ

دوم:

ٹرست کے زیر انتظام تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور ملازمین اگر زکاۃ کے مستحق ہیں تو انہیں زکاۃ دی جا سکتی ہے، اور اسی طرح اگر مقر وض ہیں تو اپنے قرضوں کی ادائیگی کیلئے بھی زکاۃ سے رقم وصول کر سکتے ہیں، فرمان باری تعالیٰ ہے:

(إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالسَّاكِنِينَ وَالْعَالَمِينَ عَلَيْنَا وَلَنُؤْتِهِمْ فَلَوْ بُتُّمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالنَّفَارِ إِنَّ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيْضَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ)

ترجمہ: صدقات تو صرف فقیروں اور مسکینوں کے لیے اور [زکاۃ جمع کرنے والے] عالموں کے لیے ہیں اور ان کے لیے جن کے دلوں میں الفت ڈالنی مقصود ہے اور گرد نیں ہجڑانے میں اور تاوان بھرنے والوں میں اور اللہ کے راستے میں اور مسافر پر (خرج کرنے کے لیے ہیں)، یہ اللہ کی طرف سے ایک فریضہ ہے اور اللہ سب کچھ جانے والا، کمال حکمت والا ہے۔

النور: 60]

سوم:

زکاۃ کی ادائیگی وقت مقررہ سے تھوڑی بہت تاخیر کے علاوہ بغیر کسی معقول عذر یا مصلحت کے زیادہ مونخر کرنا درست نہیں ہے، معقول عذر میں یہ امور شامل ہیں کہ: **مستحقین زکاۃ پسند نہ ہوں، یا ابھی رقم ہاتھ میں نہ ہو، یا کسی رشتہ داری کی آمد کا انتظار ہو۔**

چنانچہ ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اگر کوئی شخص اپنے کسی قریبی رشتہ دار، یا زیادہ غریب شخص کو زکاۃ دینے کیلئے زکاۃ کی ادائیگی مونخر کرتا ہے تو تھوڑی بہت تاخیر میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن زیادہ تاخیر کرنا درست نہیں

ہوگا" انتہی  
المغنى" (2/290)

دائی فتویٰ کمیٹی سے ایک ایسے رفاهی ادارے کے بارے میں پوچھا گیا جو مالدار لوگوں سے زکاۃ لیکر مستحقین تک پہنچانے میں ایک سال تک تاخیر کر دیتی ہے، اس کیلئے ان کے پاس یہ جواز ہے کہ ہم ربع الاول اور پھر رمضان میں زکاۃ صرف کرتے ہیں، ایسی صورت میں تاخیر کرنے کا کیا حکم ہے؟ کیونکہ زکاۃ دینے والوں نے وقت پر زکاۃ ادا کر کے ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ڈال دی ہے۔

تو کمیٹی نے جواب دیا:

"رفاهی ادارہ مستحقین میں زکاۃ صرف کر دے، اور مستحقین کی موجودگی میں اسے منور مرت کرے" انتہی  
"فتاویٰ للجنة الدائمة" (9/402)

اگر زکاۃ واجب ہونے کے وقت سے لیکر مستحقین تک پہنچنے میں تاخیر ہو تو ماہنہ تعاون کی شکل میں زکاۃ ادا کرنا جائز نہیں ہے۔

لیکن اگر فقراء میں زکاۃ کی تقسیم ماہنہ اقساط کی شکل میں کرنے کی ضرورت پڑے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، بشرطیکہ اس کیلئے زکاۃ پیشگی ادا کی جائے گی، یعنی مالدار افراد اپنے مال کی زکاۃ وقت آنے سے پہلے ادا کریں، تو ایسی صورت میں ماہنہ اقساط کی شکل میں زکاۃ ادا کرنا جائز ہے، بس یہ خیال رہے کہ زکاۃ فرض ہونے کا وقت آنے سے پہلے زکاۃ ادا ہو چکی ہو اس سے تاخیر نہ ہو۔

اس کیلئے رفاهی ادارے کو مالدار افراد سے بات کرنی ہو گی کہ وہ اپنی زکاۃ پیشگی ادا کر دیں، تاکہ ٹرست ماہنہ اقساط کی شکل میں غریبوں کو زکاۃ ادا کریں، اور فقراء و مساکین کی ضروریات مناسب انداز سے پوری ہوں۔

پیشگی زکاۃ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہو گا کہ مثال کے طور پر: زکاۃ واجب ہونے کا وقت ماہ صفر کی ابتداء میں ہے، تو صفر میں زکاۃ ادا کرتے ہوئے آئندہ سال کی زکاۃ بھی ساتھ ہی ادا کر دے، اس طرح پورے ایک سال کی زکاۃ پیشگی ادا ہو جائے گی، چنانچہ فرض کریں کہ اس سال کی زکاۃ ہزار روپے ہے تو اس صورت میں مزید ایک ہزار زکاۃ پیشگی ادا کرے، اور اسی طرح اس رقم کو پورے سال کی اقساط بنائے کر بھی تقسیم کر سکتا ہے، جیسے اسے مناسب ہو کر لے، اور جب آئندہ سال بھی پورا ہو گا تو اس طرح اس کی زکاۃ بھی قسطوں کی شکل میں ادا ہو چکی ہو گی۔

ابن قادم رحمہ اللہ کستے ہیں:

"امام احمد رحمہ اللہ کستے ہیں: زکاۃ دینے والا رشتہ داروں میں ماہنہ قسط وار طریقے سے زکاۃ نہ دے، یعنی زکاۃ کی ادائیگی میں تاخیر نہ کرے کہ انہیں ہر ماہ اس زکاۃ میں سے کچھ نہ کچھ دیتا رہے، لیکن اگر وہ پیشگی زکاۃ نکال کر رشتہ داروں میں یاد لیکر مستحقین میں اٹھی یا قسطوں میں ادا کرے تو ایسا کرنا جائز ہے، کیونکہ اس نے زکاۃ کو وقت سے منور نہیں کیا" انتہی  
المغنى" (2/290)

دائی فتویٰ کمیٹی کے علمائے کرام سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

"کیا میں پورے سال ہر ماہ اقساط کی شکل میں غریب لوگوں کیلئے زکاۃ نکال سکتا ہوں؟"

تو کمیٹی نے جواب دیا:

"اگر ضرورت ہو تو اپنی زکاۃ سال گزرنے سے پہلے پیشگی ایک یا دو سالہ زکاۃ ادا کی جا سکتی ہے، اور اس صورت میں مستحقین کو ماہنہ اقساط کی صورت میں پہنچانے میں بھی کوئی حرج نہیں

بے "انتی

"فتاویٰ الجہة الدائمة" (9/422)

مزید کلیئے آپ سوال نمبر : (52852) کا مطالعہ کریں ۔

خلاصہ یہ ہے کہ :

مذکورہ رفاهی ادارہ اُسی وقت مہنے اقساط کی شکل میں فقراء کو زکاۃ تقسیم کر سکتی ہے جب اس کے علم میں ہو کہ زکاۃ ادا کرنے والوں نے یہ زکاۃ پیشگی ادا کی ہے، نیز مذکورہ ٹرست کے ذمہ داران مالدار طبقے کو پیشگی زکاۃ ادا کرنے کیلئے ترغیب بھی دلائل سکتے ہیں؛ تاکہ ٹرست مہنے یا سہ ماہی اقساط کی شکل میں غریبوں کو زکاۃ تقسیم کر سکے۔

چہارم :

اگر کوئی شخص زکاۃ کا مال غریب، مسکین یا مقروض ہونے کی وجہ سے لیتا ہے تو انہیں زکاۃ دیتے ہوئے ایک باران کی حالت کے بارے میں اطمینان کر لینا چاہیے کہ واقعی وہ زکاۃ کا مُستحق بھی ہیں یا نہیں، کیونکہ عین ممکن ہے کہ جو پہلے غریب ہو وہ اس وقت اللہ کے فضل سے امیر بن چکا ہو، تو ایسی صورت میں انہیں زکاۃ نہیں دی جا سکتی، چنانچہ شرعی مصارف میں زکاۃ کی تقسیم کلیئے ان بالوں کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گوہیں کہ اللہ تعالیٰ ان رفاهی اداروں کے ذمہ داران کو ڈھیر و اجر و ثواب سے نوازے، اور ان کا حامی و ناصر ہو، نیز انہیں مزید اچھے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

واللہ اعلم.